

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 2 اکتوبر 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنی ابتدائی زندگی سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل، اُس کا آپ علیہ السلام سے سلوک اور آپ کا اللہ تعالیٰ پہ توکل جو تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیس برس قبل میرے والد صاحب اپنی آخری عمر میں بیمار ہوئے جس میں ان کی وفات مقدر تھی۔ اس روز دوپہر میں الہام ہوا کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ جس کے معنی ہیں قسم ہے آسمان کی اور اس حادثے کی جو آفتاب کے غروب کے وقت پڑے گا۔ اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ ان کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزا پُرسی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مجھے خبر دی گئی تو مجھے کچھ دکھ پہنچا۔ ان کو زندگی میں گورنمنٹ کی طرف سے کچھ حقوق حاصل تھے جس کی وجہ سے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اب تنگی کے دن ہم پر آئیں گے۔ تب اسی وقت غنودگی میں یہ الہام ہوا کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔ اس الہام الہی کے ساتھ دل قوی ہو گیا جیسے کوئی سخت دردناک زخم مرہم سے اچھا ہو جاتا ہے۔ یہ عمل بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الہی میں دلی تسلی دینے کے لیے ایک خاصیت ہے یعنی آپ کو یقین تھا کہ اللہ کافی ہے اور کسی چیز کی فکر کرنے ضرورت نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو میں نے اسی وقت یہ سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاو امل ساکن قادیان کو یہ الہام لکھ کر دیا اور یہ سارا قصہ اسے سنایا اور فوری امر تسر بھیجا تا محمد شریف صاحب کلانوری کی معرفت کسی گنگینے میں کھدوا کر مہربنوا کر لے آئے۔ اور میں نے اس ہندو کو تیار کیا تا وہ گواہ ہو اور مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جائیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کی معرفت سے یہ انگوٹھی مبلغ پانچ روپے میں تیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی۔ اور اب تک میرے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اور اللہ کے فضل سے اب تک چلتی آرہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کے اللہ پر توکل اور سچائی پر قائم رہنے کے غیر بھی معترف تھے۔ ملک صلاح الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک مجلس میں حضرت صاحب کی مخالفت شروع کی تو مولوی فضل دین صاحب جو ایک غیر احمدی وکیل تھے اور مقدمہ اقدام قتل میں حضور کے وکیل تھے۔ انہوں نے نہایت جوش میں آکر کہا کہ میں مرزا صاحب کی عظیم شخصیت اور اخلاق کا قائل ہوں۔ میں نے بڑے بڑے نیک لوگوں کو دیکھا ہے کہ قانونی مشوروں پر انہوں نے اپنا بیان تبدیل کر لیا لیکن آپ کو ایسا پایا کہ جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں اٹھایا۔ میں نے مارٹن کلارک کے مقدمے میں ایک قانونی بیان تجویز کیا اور میں نے کہا کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب نے بیان پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ ملزم جھوٹ بولے۔ میں نے کہا کہ آپ کیوں جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: میں یہ قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے خدا کو ناراض کر دوں۔ یہ ممکن نہیں خواہ کچھ ہو جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ

”میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہو گا۔ میرا بھروسہ تو خدا پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے اور میں اس پر توکل کرتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا کہ میرا بیان آپ کے اس قانونی بیان سے زیادہ موثر ہو گا۔ خواہ سزا ہو جائے لیکن میں خوش ہوں گا کہ میں نے خدا کی نافرمانی نہیں کی اور عجیب بات ہے کہ آپ بری ہو گئے۔ فرمایا کہ وکالت تو ایک دنیاوی چیز ہے لیکن توکل اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے۔ یہ غیر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج کل کے لوگوں کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ دنیا کا کیڑا بن جائیں اور خدا کو بھول جائیں اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے۔

آپ فرماتے ہیں کہ توکل یہی ہے کہ جو اسباب اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں ان کو حتیٰ المقدور جمع کرو اور پھر خود دعائیں لگ جاؤ کہ خدا اس کا انجام بخیر کرے۔ صدمات آفات ہیں جو ان اسباب کو بھی تہ وبالا کر سکتی ہیں، ان کو مٹا کر ہمیں منزل مقصود پر پہنچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے دو تین سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید کھانسی ہوئی۔ اس وقت میری عمر ۱۷ سال تھی اور آپ کو دوائی دینا میرے سپرد تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ کے نسخے بھی استعمال ہوتے تھے اور دوسرے بھی لیکن کھانسی بڑھتی جاتی تھی۔ یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے۔ عبدالحکیم مرتد نے آپ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا کہ آپ نعوذ باللہ سل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوں گے۔ اس لیے میں بہت احتیاط کرتا تھا کہ کہیں ان کو خوشی کا غلط موقع نہ مل جائے۔ بعض اوقات کھانسی کا اتنا لمبا دورہ پڑتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رک جائے گا۔ اسی حالت میں باہر سے ایک دوست آئے اور تحفے کے طور پر پھل لائے تو میں نے وہ آپ کے سامنے پیش کر دیا کہ یہ لائے ہیں۔ آپ نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ ان کو جزاک اللہ کہہ دو۔ اور ان میں سے کیلا اٹھایا۔ اور شاید مجھے سبق دینے کے لیے فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ اچھا نہیں ہوتا تو آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کھانسی بہت سخت ہے اور یہ کھانسی میں اچھا نہیں ہے۔ آپ مسکرا کر اس کو چھیل کر کھاتے رہے اور میں نے نادانی میں اس پھر اصرار کیا۔ فرمایا کہ مجھے ابھی الہام ہوا ہے: کھانسی دور ہو گئی۔ حالانکہ نہ کوئی دوا استعمال کی مگر کھانسی دور ہو گئی۔ یہ صرف الہی تصرف سے ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس حوالے سے مزید انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔ خطبے کے آخر میں حضور انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا: مکرم عطا الرحمن صاحب مغربی بنگال انڈیا اور مکرمہ خدیجہ صدیقہ کوئٹہ صاحبہ انڈونیشیا۔

حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خطبه ثانيه

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ❀ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ❀ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ❀ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ❀ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ❀ اذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ❀